سبق-20

مُلّا نصیر الدین

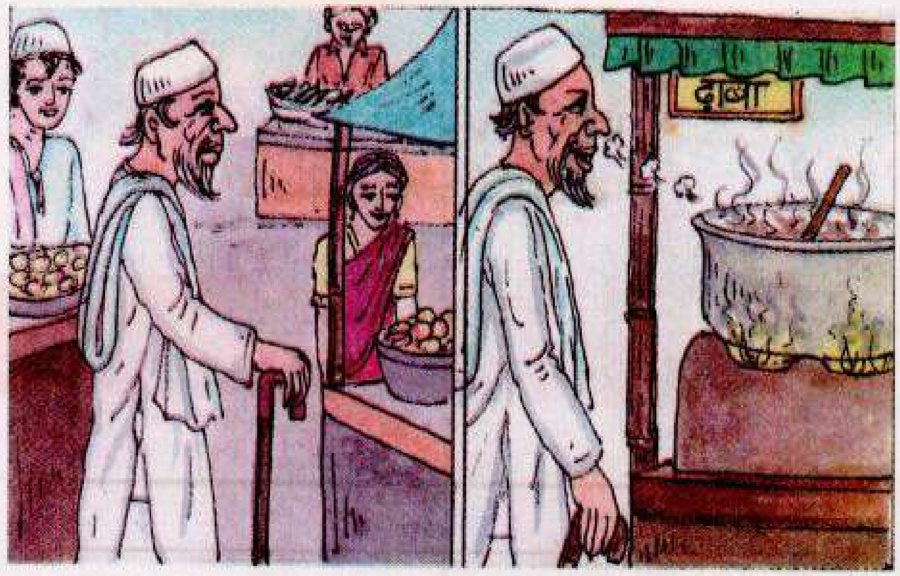

ایک دن ملا نصیر الدین بازار سے گزر رہے تھے۔ جب وہ بازار میں ایک ڈھابے کے پاس سے گزرے تو انہیں لذیذ کھانوں کی خوشبو آئی اور منہ میں پانی آ گیا۔ ان کے قدم آہستہ آہستہ اٹھنے لگے۔ ان کی ہمت نہیں تھی کہ تیز تیز قدم اٹھائیں۔ اور ڈھابہ ان سے دور ہو جائے۔ وہ ڈھابے میں داخل ہو گئے اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایسی جگہ جا کر بیٹھے جہاں سے ڈھابے کے سامنے سڑک پر گزرنے والے ہر اک شخص کو وہ دیکھ سکیں۔ انہوں نے کھانے کے لئے آرڈر دیا۔ اور کھانا ان کے سامنے چن دیا گیا۔ اچانک ان کی نظر ایک فقیر پر پڑی جو ڈھابے کی دیگ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ فقیر نے اپنی جھولی سے سوکھے نان کے ٹکڑے نکالے اور دیگ سے نکلنے والی بھاپ اور خوشبو کو سونگھ کر کھانے لگا۔

جب اس بوڑھے فقیر کی روٹی ختم ہوگئی تو وہ چل دیا۔ اچانک ڈھابے کا مالک اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بوڑھے آدمی کو پکڑ لیا اور بولا کہاں بھاگ رہا ہے؟ کھانے کے پیسے کیوں نہیں دیتا؟

بوڑھے آدمی نے کہا'' کھانا؟ کیسا کھانا؟ میں نے تو صرف اپنے نان کے سوکھے ٹکڑے کھائے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔

ڈھابے کا مالک غصہ میں لال پیلا ہو کر بولا'' اگر کھانا نہیں کھایا تو اس کی بھاپ اور خوشبو تو کھائی ہے۔ کیا خوشبو مفت میں آتی ہے؟ جلدی کر پیسے نکال؟

بے چارے بوڑھے فقیر کے پاس پیسے نہیں تھے۔ لہٰذا ڈھابے والے کی خوشامد کرنے لگا۔ مگر وہ کچھ سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ جب تک پیسے نہیں دے گا میں تجھے جانے نہیں دونگا۔

مُلا جی اپنی جگہ سے اٹھے اور ڈھابے والے سے کہا'' تم صحیح کہتے ہو، مگر اس بے چارے بوڑھے کو جانے دو۔ اس کے کھانے کے پیسے میں دے دونگا۔ ڈھابے کا مالک بہت خوش ہوا۔ وہ بوڑھا بھی ملا کو دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ مُلا نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ کچھ سونے اور چاندی کے سکّے نکالے۔ کئی بار انہیں اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں اچھالا۔ ان کی کھنکھناہٹ سے ڈھابے کا مالک بہت خوش ہو رہا تھا۔ اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ ان سکّوں کو لے لیں۔ لیکن ملا نے ان سکّوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگے ۔ان روپیوں کی آواز سنی؟

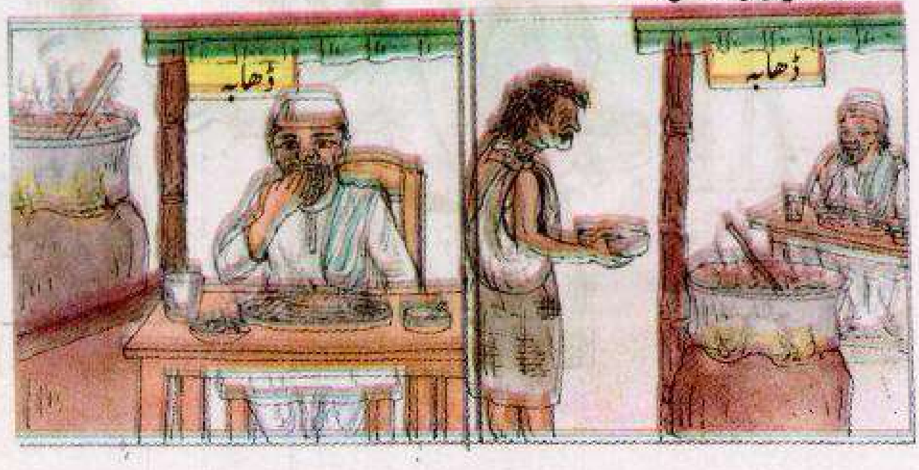

ڈھابے والے نے کہا۔ ’’ہاں‘‘

مُلّا نے کہا ’’تو ہمارا حساب برابر۔ کیوں کہ کھانے کی خوشبو کے بدلے سکّوں کی آواز ہی کافی ہے۔ کھانے کے بدلے پیسے اور اس کی خوشبو کے بدلے آواز۔

مُلّا اور ڈھابے والے کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ سبھی مُلّا جی کے فیصلہ کو سن کر بہت خوش ہوئے اور سبھی نے مُلّا جی کی بہت تعریف کی۔ ڈھابے والے کا سر شرم سے جھک گیا اسے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ وہ اپنی جگہ پر نہیں بیٹھ سکا۔

مُلّا جی پر اس کا کوئی اثر نہ تھا وہ ٹھاٹ سے اپنی جگہ پر پہنچے اور اپنا بقیہ کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد ملا جی اسی ڈھابے میں ہاتھ پیر لمبے کر کے لیٹ گئے اور تھوڑی دیر میں خراٹے بھرنے لگے۔

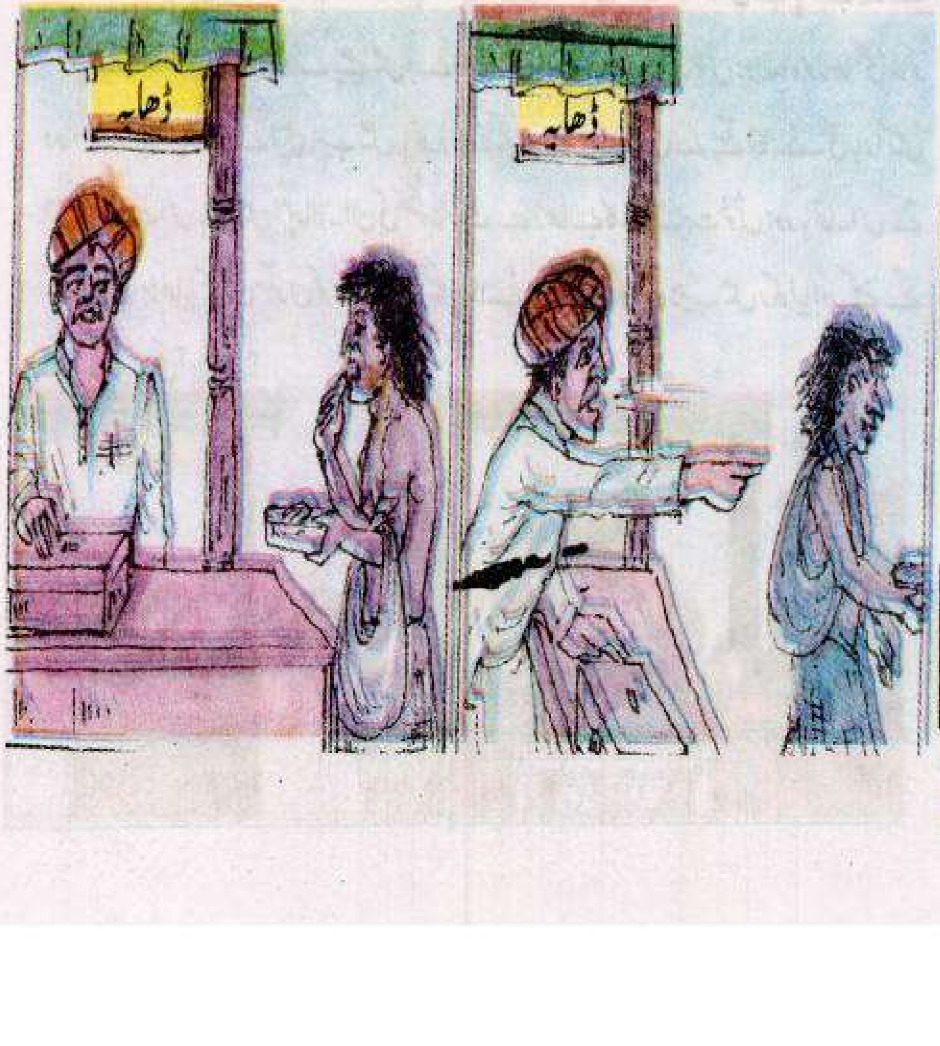

پڑھیے اور سمجھیے:

نان : روٹی

قریب : نزدیک

ڈھابہ : ایک چھوٹا سا ہوٹل

آرڈر : حکم

مجمع : بھیڑ

منتظر : انتظار کرنے والا

پڑھیے اور جواب دیجیے:

1. مُلّا نصیرالدین کس قسم کے انسان تھے؟
2. ہوٹل والے نے فقیر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ اور کیوں؟
3. فقیر نے کسے دعائیں دیں اور کیوں؟
4. مُلّا جی نے فقیر کی مدد کس طرح کی؟
5. لوگ ملا جی کو کیوں مانتے تھے؟
6. مُلّا نصیرالدین نے ڈھابے والے کو پیسے دیے یا نہیں؟

آیئے ان کا اُلٹا لکھیں:

دوست، فقیر، قریب، آدمی، خوشبو، باہر، تعریف، شرم، صحیح،
مالک، زمین

مثال: دوست ـــ دشمن مالک ـــ ________

فقیر – ________ خوشبو – ________

قریب – ________ باہر – ________

آدمی – ________ تعریف – ________

صحیح – ________ شرم – ________

ان الفاظ کو اس طرح جملے میں استعمال کریں کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:۔

مفت، ________

خوشبو، ________

شرم، ________

قریب، ________

دروازہ، ________

ان الفاظ کی جمع بتائیں:

اشرفی۔ ________

شخص۔ ________

وقت۔ ________

فقیر۔ ________

آدمی۔ ________

خوشبو۔ ________

دکان۔ ________

آیئے جملے میں استعمال کیجیے:

کھنکناہٹ۔ ________

چاندی۔ ________

فیصلہ۔ ________

ڈھابہ۔ ________

بھوک۔ ________

خراٹے۔ ________

جس طرح کھنکھنانا سے کھنکناہٹ ہوتا ہے ٹھیک ویسے ہی درج ذیل الفاظ سے نیا لفظ بنایئے:

مثال: کھنکنانا..................کھنکناہٹ

گھبرانا..................

آنا..................

چھٹپٹانا..................

پھسپھسانا..................

بلبلانا..................

قوسین میں درج لفظوں سے خالی جگہوں کو پر کیجیے:

جگہ ، ڈھابے ، تیار ، خوشامد ، پیسے

بے چارے بوڑھے کے پاس..................نہیں تھے۔

لہٰذا ڈھابے والے کی..................کرنے لگا

مگر وہ کچھ سننے کو..................ہی نہیں تھا

مُلّا جی اپنی..................سے اٹھے اور..................سے کہا تم صحیح کہتے ہو۔